

## 1 اقتصادی صورتحال

### 1.1 عمومی جائزہ

فروری 2010ء کے عبوری اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 10ء میں بیشتر کلیدی معاشی اظہاریوں میں بہتری کے بعد مجموعی طلب میں بتدریج اضافے کی بنا پر معتدل لیکن غیر مستحکم بحالی شروع ہو چکی ہے۔ اس کا سب سے نمایاں اظہار ایشیا سازی کی سرگرمیوں کی بحالی میں ہوا ہے۔ توانائی کی قلت جاری رہنے اور پیداواری لاگت (خصوصاً درآمد شدہ خام مال اور بجلی) میں اضافے<sup>1</sup> کے باوجود مالی سال 10ء کی پہلی ششماہی میں بڑے پیمانے کی ایشیا سازی کے شعبے میں تیزی آئی (دیکھئے جدول 1.1)۔ اس بحالی کو سب سے زیادہ تحریک مستحکم ملکی صارفی طلب (خصوصاً صارفی پائیدار ایشیا کی طلب) سے ملی۔

جدول 1.1: منتخب معاشی اظہاریے			
م 10ء	م 09ء	م 08ء	
شرح نمو (فیصد)			
2.3	-5.4	5.6	جولائی تا جنوری
2.7	3.5	7.4	برآمدات (ایف او بی) <sup>1</sup>
-8.2	-1.5	21.9	درآمدات (سی آئی ایف) <sup>1</sup>
5.1	27.3	6.0	نگین حاصل (ایف بی آر)
12.6	21.7	8.4	س اق (12 ماہی حرکت پذیر اوسط)
4.7	4.6	11.7	نئی شعبے کا قرضہ
5.7	2.0	7.4	رسد زر (زر) <sup>2</sup>
ارب ڈالر			
14.8	10.1	14.1	مجموعی سیال ذخائر <sup>2</sup>
5.8	4.9	4.1	ترسیلات زر
1.0	1.9	2.8	خاص بیرونی سرمایہ کاری
جی ڈی پی کا فیصد <sup>3</sup>			
2.7	1.9	3.5	مالیاتی خسارہ
6.3	8.1	8.2	تجارتی خسارہ
2.2	6.8	7.7	جاری حسابات کا خسارہ

1- وفاقی حکمہ شماریات کے مرتب کردہ اعداد و شمار

2- اسٹیٹ بینک اور کرنل بینکوں میں

3- نسب نما میں پورے سال کی جی ڈی پی پر مبنی۔ م 10ء کے لیے پورے سال کی تخمین شدہ جی ڈی پی استعمال کی گئی ہے۔

بڑے پیمانے کی ایشیا سازی نے جزوی طور پر جولائی تا فروری م 10ء کے درمیان اہم فصلوں کو لگنے والے دھچکوں کی تلافی کرنے میں مدد کی، جن کی بنا پر پورے سال کے دوران شعبہ زراعت میں نمایاں نمو کی امیدیں دم توڑ گئیں۔ توقع ہے کہ ”اہم فصلوں“ کا ذیلی شعبہ چاول، گنے کی پیداوار میں کمی اور گندم کی فصل متوقع طور پر گھٹنے کی بنا پر دوران سال قدر اضافی میں کمی ظاہر کرے گا، اس لیے زراعت کے شعبے کی جانب سے مجموعی نمو میں مثبت اضافے کی امید کا انحصار چھوٹی فصلوں اور گلہ بانی کے ذیلی شعبوں پر ہے۔ حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ کم از کم اول الذکر کی جانب سے مالی سال 10ء میں بہتر کارکردگی کی توقع ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اہم اناجوں کے بھرپور ملکی ذخائر اور چھوٹی فصلوں کی بہتر پیداوار نے گرائی کو اکتوبر 2009ء تک کم کر کے 8.9 فیصد سال بسال کی

<sup>1</sup> جیسے اجناس کی برصغیر ہونے والی قیمتیں اور حالیہ قیمتوں کے دوران بجلی پر مبنی زراعت میں کمی۔

سطح پر لانے میں اہم کردار ادا کیا جو ایک سال پہلے کے مقابلے میں 16.1 فیصدی درجے کم ہے۔ اس کے بعد فروری 2010ء میں گرانہ دو بارہ بڑھ کر دو ہندسی ہو گئی اور 13.0 فیصد تک پہنچ گئی۔ گرانہ کی یہ عدم چلک ان عوامل کی بنا پر ہے: (الف) رسد کی قلت کی وجہ سے پیشتر اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں میں اضافہ اور عالمی معیشت کی بحالی، (ب) خصوصاً دسمبر 2009ء اور جنوری 2010ء میں روپے کا کمزور ہو جانا، جب اسٹیٹ بینک نے تیل کی درآمدات کے لیے زرمبادلہ کی شکل میں سیالیت فراہم کرنا بند کر دی، (ج) ملکی معیشت کی معتدل بحالی، جس سے مجموعی معیشت کی مضبوطی بھی ظاہر ہوتی ہے، اور، خاصاً اہم عنصر، (د) بجلی اور اہم ایندھنوں کی مقرر کردہ قیمتوں میں اضافہ۔

بظاہریوں معلوم ہوتا ہے کہ گرانہ کا دباؤ صرف اشاریہ قیمت کے غذا اور توانائی کے ذیلی گروپوں میں مرکوز ہے۔ تاہم ”غیر غذائی غیر توانائی“ قوزی گرانہ میں کمی کے باوجود ”تراشیدہ اوسط“ قوزی گرانہ میں مسلسل اضافہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ معیشت میں گرانہ کا دباؤ بڑھ رہا ہے۔ اس سے دیگر ایشیا اور خدمات کی قیمتوں پر دور ثانی کے مضبوط اثرات کے امکان کی بھی نشاندہی ہوتی ہے کیونکہ پیداواری لاگت اور مصارف زندگی میں اضافہ ہو گیا ہے۔

گرانہ میں کمی کے ابتدائی رجحان کی معکوسیت سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ملکی معاشی ماحول میں م س 10ء کے دوران اب تک ہونے والی بہتری غیر یقینی کیفیت کا شکار ہے۔ یہ بات واضح ہے کہ معاشی اظہاریوں میں قدرے بگاڑ پر کڑی نظر رکھنے کی ضرورت ہے، خصوصاً ان اظہاریوں کے حوالے سے جن میں سال کے شروع کے مہینوں میں خاصی بہتری دیکھی گئی تھی۔

حقیقت یہ ہے کہ، جیسا کہ گذشتہ زری پالیسی بیان میں کہا گیا، معاشی استحکام کو درپیش امکانی (اور ابھرتے ہوئے) خطرات ہی تھے جنہوں نے اسٹیٹ بینک کو زری پالیسی میں نرمی کرنے میں احتیاط برتنے پر مجبور کیا حالانکہ م س 09ء کے آخر اور م س 10ء کے آغاز میں گرانہ کم اور مجموعی طلب کمزور ہو گئی تھی۔ اس طرح اسٹیٹ بینک نے 2009ء کے دوران پالیسی ریٹ میں 250 بیس پوائنٹس کی مجموعی کمی کرنے کے بعد اگلے مہینوں میں ڈسکاؤنٹ ریٹ کو 12.5 فیصد پر برقرار رکھا۔

اس محتاط زری موقف پر صنعتی شعبے کی جانب سے بدستور تنقید جاری ہے جو قابل فہم ہے کیونکہ عالمی اقتصادی سست رفتاری کے باعث ملکی معیشت پر دباؤ ہے اور توانائی کی لاگت بھی بڑھ گئی ہے۔ لیکن ملک کی مالیاتی صورتحال کی کمزوری اور بیرون ملک سے آمد رقوم کو درپیش خطرات اور بڑھتی ہوئی گرانہ کو دیکھتے ہوئے پاکستان کے پاس پالیسی کے حوالے سے متبادل راستے محدود ہیں۔

مالیاتی صورتحال بطور خاص دشوار معلوم ہوتی ہے۔ جاریہ اخراجات میں موجودہ عدم چلک م س 10ء میں اس وجہ سے اور بھی بدتر ہو گئی کہ ملکی اور بیرونی قرضے میں بہت اضافہ ہوا اور انسداد دہشت گردی کی کارروائیوں کے لیے فوجی اخراجات بڑھ گئے۔ مزید برآں توانائی کے شعبے میں گردش قرضے کے مسئلے سے نبرد آزما ہونے کی کوششوں نیز کاشتکاروں کے لیے منڈی سے بلند تر قیمت مقرر کرنے کی قدرے ناموزوں پالیسی کی بنا پر بھی اخراجات میں اضافہ ہوا ہے۔ اگرچہ م س 10ء کی پہلی ششماہی کے دوران ترقیاتی اخراجات 69.6 فیصد بڑھ گئے تاہم یہ بھی م س 10ء کے لیے بجٹ کی ابتدا میں مختص رقم سے کم ہیں۔

ان حالات کے ساتھ محاصل کی کمزوری اور اتحادی امدادی رقوم کی وصولی میں نمایاں تاخیر نے مالیاتی خسارے کو بڑھانے میں کردار ادا کیا۔ مالی سال 10ء کی پہلی ششماہی میں یہ خسارہ بڑھ کر جی ڈی پی کے تقریباً 2.7 فیصد تک ہو گیا جبکہ م س 09ء کی پہلی ششماہی میں جی ڈی پی کا 1.9 فیصد تھا۔ اس سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ م س 10ء کے لیے مالیاتی خسارے کا ہدف جو جی ڈی پی کا 4.9 فیصد تھا ترقیاتی اخراجات میں مجوزہ بڑی کمی کو شامل کرنے کے بعد بھی ناقابل حصول معلوم ہوتا ہے۔ یہ صورتحال یقیناً خوش آئند نہیں جس کے طویل مدت میں ملکی نمو کے لیے منفی مضمرات ہیں۔ لیکن یہاں یہ بات قابل توجہ ہے کہ ترقیاتی اخراجات کو تحفظ دینے کی حکومت کی صلاحیت احباب پاکستان کی جانب سے متوقع آمد رقوم کی عدم دستیابی کی وجہ سے سخت محدود ہو گئی ہے۔

بیرونی مالکاری کی توقع سے کم دستیابی سے بھی جدولی بینکوں سے مالکاری پر حکومت کا انحصار خاصا بڑھ گیا۔ اس طلب کے ساتھ سرکاری شعبے کی انٹرپرائز کی جانب سے اور اجناس کی خرید و فروخت کے لیے قرضے کی بلند تر طلب بھی سامنے آئی جس سے منڈی کی سیالیت مزید سکڑ گئی اور نجی شعبے کے لیے قرضے کی گنجائش نہ رہی۔

اس صورتحال نے اسٹیٹ بینک کو بھرپور انداز میں سیالیت کے ادخال پر مجبور کیا تاکہ بینک م س 10ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران نجی شعبے کی قرضے کی طلب کی موسمی بحالی کی ضروریات پوری کر سکیں۔ یوں زرر 2 کی نمو جولائی تا فروری م س 09ء میں 2.0 فیصد سے بڑھ کر م س 10ء کی اسی مدت کے دوران 5.7 فیصد کی مستحکم سطح تک پہنچ گئی تاہم اس میں بڑا حصہ سرکاری شعبے کی سرگرمیوں کا تھا جن میں نیم مالیاتی سرگرمیاں شامل تھیں مثلاً حکومت کی اجناس کی خرید و فروخت، شعبہ توانائی کی واجب الادا رقوم کا اسٹاک کم کرنے کے اقدامات وغیرہ۔

مالیاتی کھاتوں کے برخلاف بیرونی حسابات کے توازن میں جولائی تا فروری م س 10ء کے عرصے کے دوران سال بسال بہتری دیکھی گئی۔ خاص طور پر جاری حسابات کا خسارہ جو جولائی تا فروری م س 09ء میں جی ڈی پی کا 6.8 فیصد تھا جولائی تا فروری م س 10ء میں جی ڈی پی کا 2.2 فیصد ہو گیا کیونکہ برآمدات میں معمولی کمی<sup>2</sup> کے مقابلے میں درآمدات میں بھاری کمی ہوئی اور اسی مدت میں ترسیلات زر میں 17.7 فیصد کا سال بسال اضافہ دیکھا گیا۔ نتیجتاً ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر اور فروری 2010ء تک بڑھ کر 14.8 ارب ڈالر ہو گئے جبکہ اکتوبر 2008ء میں 6.8 ارب ڈالر تھے۔

لیکن بیرونی شعبے سے متعلق خوش خبریاں یہیں ختم ہو جاتی ہیں۔ اس مدت کی ماہانہ تقسیم سے پتہ چلتا ہے کہ زیادہ تر بہتری مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں مرکوز تھی۔ اس کے بعد سال بسال رجحانات میں مسلسل بگاڑ آیا ہے، برآمدات کی نسبت درآمدات بڑھی ہیں اور ترسیلات زر کی رفتار کم ہوئی ہے۔ مالی اور سرمایہ کھاتوں کے رجحانات بھی حوصلہ شکن ہیں۔ جولائی تا فروری م س 10ء میں 3.7 ارب ڈالر فاضل رقم تھی جس میں سے تقریباً 2.8 ارب ڈالر م س 10ء کی پہلی سہ ماہی میں ریکارڈ کی گئی۔

<sup>2</sup> برآمدات اور درآمدات کے اعداد و شمار مبادلہ کے ریکارڈ (اسٹیٹ بینک) پر مبنی ہیں اور جدول 1.1 میں دیے گئے برآمدات و درآمدات کے اعداد و شمار سے مطابقت نہیں رکھتے۔ مؤخر الذکر وفاقی حلقہ شریات کے اعداد و شمار پر مبنی ہیں۔

علاوہ ازیں بیرونی شعبہ کی تقریباً تمام مالکاری عملاً قرضے کی شکل میں تھی جس سے بیرونی دھچکوں کے حوالے سے ملک کی ضرر پذیری میں نمایاں اضافہ ہوا۔

اسی طرح ایک طرف آئی ایم ایف کے اسٹینڈ بائی آرٹنجمنٹ کی بنا پر مسلسل آمد رقوم نے ملکی زر مبادلہ کے ذخائر کی سطح بلند کی تو دوسری طرف وسط دسمبر 2009ء اور وسط فروری 2010ء کے درمیان روپے کی قدر تیزی سے گر گئی۔ روپے کی قدر میں کمی کی وجہ یہ تھی کہ اسٹیٹ بینک نے وسط دسمبر 2009ء میں شیڈول سے ایک ماہ قبل بین الینک بازار مبادلہ میں تیل کی ادائیگیوں کے لیے سیالیت کی فراہمی روک دی۔ ڈالر کی اضافی طلب کا اثر حالیہ مہینوں میں تیل کی مصنوعات کی درآمدات کی بڑھی ہوئی طلب نیز غیر رسمی (کرب) بازار مبادلہ میں افواہوں کی بنا پر ہونے والے (عارضی) اضافے کی وجہ سے اور گہبیر ہو گیا۔

## 1.2 مستقبل کے امکانات

اہم فصلوں (جن کا زراعت کی قدر اضافی میں لگ بھگ 38 فیصد حصہ ہے) کی جانب سے قدر اضافی میں متوقع کمی کے باوجود ایشیا سازی میں ہدف سے متجاوز بحالی، تعمیرات کے شعبے کے بھرپور انداز میں دوبارہ آغاز اور شعبہ خدمات کی معقول کارکردگی سے س 10ء کے دوران نمو کی معتدل بحالی کے برقرار رہنے کے امکانات پیدا ہوئے ہیں۔ اسٹیٹ بینک کے نمو کے تخمینے وہی ہیں جو پچھلی سہ ماہی میں تھے۔ سال کی حقیقی جی

ڈی پی نمو 2.5 سے 3.5 فیصد تک رہنے کا امکان ہے (دیکھئے جدول 1.2)۔

جدول 1.2: اہم معاشی اظہاریوں کی پیش گوئیاں			
س 10ء		س 09ء	
اسٹیٹ بینک کی پیش گوئیاں	سالانہ منصوبہ جاتی اہداف		
شرح نمو فیصد میں			
2.5 - 3.5	3.3	2.0	جی ڈی پی
11.0 - 12.0	9.0	20.8	اوسط گرانے بلحاظ صاق
14.5 - 15.5	-	9.6	زری اثاثے (زر)
ارب ڈالر			
8.0 - 8.5	7.0	7.8	کارکنوں کی ترسیلات
18.7 - 19.2	19.9	19.2	برآمدات (ایف او بی - بی او پی ڈیٹا)
30.5 - 31.0	28.7	31.7	درآمدات (ایف او بی - بی او پی ڈیٹا)
جی ڈی پی کا فیصد			
5.0 - 5.5	4.9	5.2	مالیاتی خسارہ
3.2 - 3.8	5.3	5.3	جاری حسابات کا خسارہ
نوٹ: مالیاتی اور جاری حسابات کے خسارے کے اہداف تاجی ڈی پی کے تناسب س 10ء کی بجٹ دستاویز میں تاجی ڈی پی پر مبنی ہیں جبکہ ان کی پیش گوئیاں سال کے لیے تخمینہ شدہ (بلند تر) نامی جی ڈی پی پر مبنی ہیں۔			

مجموعی طلب کی بحالی، شرح مبادلہ کی منتقلی کے اثر وغیرہ کی بنا پر گرانے کا دباؤ ابھرنے کے باوجود ابھی تک اس سطح سے متجاوز نہیں ہوا ہے جو اسٹیٹ بینک کی سابقہ پیشگوئیوں میں بتائی گئی تھی۔ مالی سال 10ء کے لیے سالانہ عمومی گرانے بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کی پیشگوئی بھی تبدیل نہیں ہوئی۔ تاہم گرانے کی آئندہ صورت حال کے حوالے سے ایک اہم خطرہ یہ ہے کہ اگر ملکی طلب مزید بلند ہوئی یا اجناس کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں کی منتقلی کے اثر میں اضافہ ہوا تو گرانے کی توقعات پھر سربا بھار سکتی ہیں۔

حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ حالیہ مہینوں میں توقع سے بہتر برآمدات اور قبل ازیں ترسیلات کی مستحکم کارکردگی کی بنا پر جاری حسابات کے خسارے میں پیشگوئی کی سطح سے زیادہ کمی ہوئی ہے۔ اس طرح

آئندہ مہینوں میں نسبتاً کم مثبت رجحان کو سامنے رکھتے ہوئے بھی یہ امکان ہے کہ پورے مہینوں کا خسارہ اسٹیٹ بینک کی پہلے کی پیشگوئیوں کے مقابلے میں کم ہوگا۔ موجودہ پیشگوئیوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ مہینوں کا جاری حسابات کا خسارہ جی ڈی پی کے 3.2 تا 3.8 فیصد کی حد میں رہنے کی توقع ہے جو گذشتہ تین مہینوں پر 0.5 سے 1.1 فیصد جی ڈی پی کی بہتری کو ظاہر کرتا ہے۔ تاہم اس زیادہ مثبت جائزے کو درپیش ایک بڑا خطرہ تیل کی عالمی قیمتوں میں مزید (5 تا 10 ڈالر فی بیرل) اضافے کا امکان ہے۔

اس کے برخلاف مہینوں کا مالیاتی خسارہ غیر معمولی دفاعی اخراجات اور محاصل اکٹھا کرنے میں کمزوری کی بنا پر بلند سطح پر رہنے کا امکان ہے۔ آئی ایم ایف سے حالیہ گفت و شنید میں پی ایس ڈی میں کٹوتی اور مالیاتی خسارے کے ہدف میں نرمی کی ضرورت کا بھی اعتراف کیا گیا۔ چنانچہ مالیاتی خسارہ مہینوں کے دوران جی ڈی پی کے 5 سے 5.5 فیصد کی حد میں رہنے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔

مختصر یہ کہ معاشی امکانات ملے جلے ہیں۔ مہینوں کے دوران پچھلے سال کی نسبت گرانٹی میں نمایاں کمی ہوئی تاہم گرانٹی کا دباؤ حالیہ مہینوں میں پھر عود کر آیا ہے۔ اسی طرح اگرچہ جاری حسابات کے خسارے میں بہتری دیکھی گئی تاہم اسے کم سطح پر رکھنا اس وجہ سے دشوار ہوگا کہ معیشت کی درآمدی ضروریات بڑھ رہی ہیں اور ترسیلات زر کی رفتار میں واضح کمی نظر آ رہی ہے۔ حقیقی جی ڈی پی نمو کے امکانات پچھلے سال کی نسبت بہتر ہیں تاہم نمو کی سطح روزگار کے ضروری مواقع پیدا کرنے کے لیے کافی نہیں۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ محنت کش افرادی قوت کی نمو پچھلے برسوں سے بلند تر ہے جس کی وجوہات یہ ہیں: (1) روزگار کی منڈی میں نئے افرادی آمد، اور (2) روزگار کی منڈی میں خواتین کی شمولیت میں حوصلہ افزا اضافہ۔

یہ صورتحال پائیدار بلند نمو کے حصول کے لیے پالیسی کے حوالے سے سنجیدہ کوششوں کا تقاضا کرتی ہے۔ اس کے لیے معاشی استحکام (کم گرانٹی، دوراندیشانہ مالیاتی موقف، جاری حسابات کے خسارے کی چٹائی سطح، بلند سرمایہ کاری اور بچت) کے علاوہ سیاسی استحکام، بشمول امن و امان اور سلامتی کے حالات میں بہتری درکار ہے۔ نمو کو برقرار رکھنے اور معیشت کی چٹائی بڑھانے کے لیے ساختی اصلاحات جن میں زراعت کے خاتمے پر توجہ مرکوز کی جائے، نرخوں کے تعین میں حکومت کی مداخلت، منڈی پر مبنی بہتر نتائج کو یقینی بنانے کے لیے مؤثر قواعد و ضوابط کی تشکیل وغیرہ کی ضرورت ہے۔ ان اقدامات کے ساتھ ساتھ ادارہ سازی اور نظم و نسق کے حوالے سے دورثانی کی اصلاحات متعارف کرانی ہوں گی۔

یہاں یہ اعادہ کیا جانا چاہیے کہ اگرچہ معاشی دباؤ کے زمانے میں ٹیکس اصلاحات کی قانون سازی فوراً ہو جاتی ہے تاہم اس دور میں اصلاحات کا محاصل کے حوالے سے سب سے کم اثر ہوتا ہے۔ بالفاظ دیگر محاصل سے متعلق اقدامات اسی وقت زیادہ مؤثر ہوں گے جب معیشت کسی حد تک سدھر جائے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ قلیل مدت میں مالیاتی خسارے کو محدود کرنے کے لیے زیادہ راہیں دستیاب نہ ہوں گی۔ بہر حال وسط مدت میں معاشی استحکام حاصل کرنے اور برقرار رکھنے کے لیے پھر پورا مالیاتی اصلاحات بے حد ضروری ہیں۔ یہ اصلاحات ہر پہلو سے ہونی چاہئیں یعنی اخراجات عامہ کی اثر انگیزی بڑھانا، حکومت کا حجم کم کرنا اور ٹیکس سے جی ڈی پی کا تناسب بڑھانا وغیرہ۔

اس امر میں کوئی شبہ نہیں کہ حکومتی مداخلت سے یہ نہیں ہو سکتا کہ معیشت مستحکم ہونے کے ساتھ ساتھ نمو کے لیے تحریک بھی فراہم ہو جائے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ مالیاتی پالیسی احتیاط سے ترجیحات کے موزوں تعین کے ساتھ تشکیل دی جانی چاہیے، اس طرح کہ اشیائے عامہ کی فراہمی یا

منڈی کی ناکامیوں کو ہدف بنایا جائے اور نجی شعبے کی جانب سے دیگر خدمات کی فراہمی کے لیے سازگار ماحول دیا جائے۔ اس تناظر میں منڈی میں قیمتوں کا تعین کرنے کے معاملے میں حکومتی مداخلت بطور خاص بگاڑ پیدا کر سکتی ہے۔ اس کی وجہ سے نہ صرف پیداوار کے حوالے سے غیر مؤثر فیصلے ہو سکتے ہیں اور نمایاں مالیاتی اخراجات سامنے آ سکتے ہیں بلکہ منڈی میں قیمتوں کا تعین کرنے کے حوالے سے اضافی سیاسی خطرہ نجی شعبے کی سرمایہ کاری کی حوصلہ شکنی کر سکتا ہے۔

### 1.3 خلاصہ

#### شعبہ زراعت

زرعی شعبے کے امکانات گذشتہ سال کی بلند نمو کے برخلاف زیادہ اچھے نہیں۔ مالی سال 10ء میں دو اہم فصلوں خریف (چاول اور گنا) اور گندم کی کاشت میں متوقع کمی سے ان میں منفی نمود دیکھی گئی۔ فصلوں کے زیر کاشت رقبے اور کارکردگی میں کمی کا باعث بننے والے عوامل یہ ہیں: (الف) پانی کی کمی اور (ب) گذشتہ موسم میں چاول اور گنے کی کم قیمت کا حصول۔

بڑی فصلوں کے زیر کاشت رقبے میں کمی، مقامی نجی بینکوں کی محتاط قرض گاری اور غیر فارمی شعبے میں قرضوں کی طلب کمزور ہونے کے باعث مالی سال 10ء جولائی تا جنوری کے دوران زرعی قرضوں کی تقسیم سست روی کا شکار رہی۔ مثبت پہلو یہ تھا کہ مالی سال 09ء میں کھاد کی نسبتاً کم قیمت اور بلند فارمی آمدنی کی وجہ سے کاشتکاروں نے کھاد کا زیادہ استعمال کیا۔ اس کے علاوہ مالی سال 10ء میں گندم کی عالمی قیمت میں نمایاں کمی کے باوجود حکومت کا گندم کی امدادی قیمت بلند سطح پر برقرار رکھنے کی وجہ سے بھی کھاد کے استعمال میں اضافہ ہوا۔

#### بڑے پیمانے کی ایشیا سازی

مقامی طلب بڑھنے سے مالی سال 10ء کی دوسری سہ ماہی میں بڑے پیمانے کی ایشیا سازی کے ذیلی شعبے میں تیزی کا رجحان جاری رہا۔ پائیدار صارفنی ایشیا کی پیداوار کا بحالی میں زیادہ حصہ ہے کیونکہ گاڑیوں اور منسلک صنعتوں میں سہ ماہی بہ سہ ماہی قیمتیں بڑھنے کے باوجود ان کی پیداوار میں تیزی سے اضافہ ہوا۔ مزید برآں دوسری سہ ماہی کے دوران تعمیراتی سرگرمیاں بحال ہونے سے سرکاری و نجی دونوں شعبوں میں سینٹ اور اسٹیل کی طلب تیزی سے بڑھی۔ سینٹ کے شعبے میں بیرونی طلب بڑھنے کا بھی فائدہ ہوا اور شمالی افریقی ممالک کو برآمدات میں بھاری اضافہ ہوا۔ وسائل پر مبنی صنعتوں کی ملی جلی تصویر نظر آئی۔ کپاس کی اچھی فصل اور ساتھ ہی عالمی قلت سے پست قدر اضافی ٹیکسٹائل شعبے کو فائدہ پہنچا جبکہ شکر کی مقامی صنعت گنے کی کم پیداوار کے باعث متاثر ہوئی۔

توانائی کی قلت کے پیش نظر م س 10ء کی پہلی ششماہی میں ہونے والی نمو کو برقرار رکھنا انتہائی مشکل ہوگا۔ توانائی کی کمی کے علاوہ جنوری 10ء سے بجلی و گیس کے ٹریف میں اضافے کے باعث مقامی ایشیا ساز لاگت میں اضافے کا بھی سامنا کر رہے ہیں۔ مزید برآں م س 10ء کی دوسری سہ ماہی میں ایشیا کی عالمی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے پیداواری لاگت پر خاصا دباؤ پڑا ہے۔ اگر ایشیا سازوں نے لاگت میں اضافے کا بوجھ خردہ قیمتیں بڑھا کر صارفین پر ڈالا تو ایشیا کے لیے طلب میں کمی آ سکتی ہے کیونکہ صارفین کی قوت خرید پہلے ہی غذائی ایشیا کی قیمتیں بڑھنے سے متاثر ہوئی ہے۔

## قیمتیں

حالیہ مہینوں میں معیشت پر گرانی کا خاصا دباؤ رہا۔ گرانی میں اضافے کی وجوہات یہ ہیں: (الف) حکومت کی طرف سے توانائی<sup>3</sup> اور اہم ایندھنوں کی قیمتوں میں اضافہ، (ب) روپے کی قدر میں کمی اور (ج) پنجاب میں خراب موسم (دھند) کے باعث رسد میں عارضی دھچکے۔ مزید برآں شکر، چاول اور خام تیل کی عالمی قیمتیں نسبتاً بلند ہونے سے معیشت پر گرانی کے دباؤ میں اضافہ ہوا ہے۔

فروری 2010ء میں عمومی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت بڑھ کر 13.0 فیصد ہو گئی جبکہ اکتوبر 2009ء میں 8.9 فیصد تھی۔ حالیہ مہینوں میں گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت بڑھنے کی بنیادی وجہ غذائی اجناس اور ایندھن کی قیمتوں اور بجلی کے ٹیرف میں اضافہ ہے۔ اس کے علاوہ یہ تیزی گرانی کی پست سطح سے بھی واضح ہے۔ تیزی گرانی کی پیمائش صارف اشاریہ قیمت باسکٹ سے غذائی اور توانائی کی ایشیا کے علاوہ (غیر غذائی غیر توانائی) اور 20 فیصد تراشیدہ پیمانوں سے کی جاتی ہے۔ فروری 2010ء میں غیر غذائی غیر توانائی گرانی 10.1 فیصد اور 20 فیصد تراشیدہ اوسط 12.4 فیصد ریکارڈ کی گئی۔ تیزی گرانی کی پیمائش 20 فیصد تراشیدہ اوسط سے نسبتاً زیادہ ہونے سے غذا اور توانائی کے ذیلی گروپوں پر گرانی کا دباؤ وسیع البنیاد ہونے کی عکاسی ہوتی ہے۔ اس سے معیشت پر گرانی کا دباؤ سخت ہونے کا بھی اشارہ ملتا ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ گرانی کے دباؤ کا زیادہ ارتکاز غذا اور توانائی کے ذیلی گروپوں میں ہونے کی بنا پر پیداواری لاگت اور مصارف زندگی بڑھنے سے دیگر ایشیا اور خدمات کی قیمتوں پر دوڑ خانی کے گہرے اثرات پڑنے کا امکان ہے۔

## زراور بیکاری

اسٹیٹ بینک نے جنوری 2010ء میں پالیسی ریٹ میں تبدیلی نہیں کی اور یہ 12.5 فیصد کی سطح پر رہا۔ اس کی وجوہات میں گرانی کے دباؤ کا دوبارہ نمودار ہونا، بیرونی جاری حسابات کے کھاتے کو لاحق خطرات جن کی سطح اگرچہ گزشتہ برس کے مقابلے میں کم ہے اور مالیاتی کھاتے میں مسلسل کمزوری شامل ہیں۔

زری مجموعوں کے لحاظ سے جولائی تا فروری مالی سال 10ء کے دوران زرو وسیع میں 5.7 فیصد نمو ہوئی جبکہ مالی سال 09ء کی اسی مدت میں یہ 2 فیصد تک بڑھا تھا۔ اس بہتری کا سبب نجی شعبے کے قرضوں کی بلند طلب کے باعث بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثوں میں اضافہ اور حکومت کا اپنے خسارے کی مالکاری کے لیے بینکاری نظام پر بڑھتا ہوا انحصار ہے۔ دوسری جانب، بیرونی کھاتے میں بہتری کا جو عمل دسمبر 2008ء سے شروع ہوا تھا اس میں اکتوبر 2009ء سے بگاڑ آنا شروع ہو گیا ہے۔ نتیجتاً، بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں میں جولائی تا فروری مالی سال 10ء کے دوران 46.6 ارب روپے کی کمی ہوئی جو گزشتہ برس ہونے والی تخفیف کے مقابلے میں کم ہے۔ بینکوں کی جانب سے امانتیں جمع کرنے میں کچھ بحالی دیکھنے میں آئی ہے اور جولائی تا فروری مالی سال 10ء کے دوران امانتوں میں مجموعی طور پر 4.6 فیصد نمو ہوئی جبکہ گزشتہ برس امانتوں کی بنیاد میں 0.6 فیصد کمی ہوئی تھی۔

نجی شعبے کے قرضوں میں کمی کا رجحان مسلسل بارہ مہینوں تک جاری رہا لیکن اکتوبر 2009ء سے اس میں بگاڑ آنا شروع ہو گیا ہے۔ اس کا سبب ہے

<sup>3</sup> بجلی اور گیس کے زرخوں میں اضافہ زراعت گھٹانے کی کوششوں کا حصہ ہے جس سے مالیاتی بچت پر بوجھ کم کرنے میں مدد ملتی ہے۔

(1) موسمی مالکاری کی طلب (کپاس، گنا اور چاول) کا بڑھنا اور (2) ملکی طلب میں معتدل بحالی۔ نتیجتاً، جولائی تا فروری مالی سال 10ء کے دوران نجی شعبے کے مجموعی قرضوں میں 4.7 فیصد نمو ہوئی ہے۔ جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں ہونے والی نمو کے مقابلے میں تھوڑی کم ہے۔<sup>4</sup>

### مالیاتی صورتحال

مالی سال 10ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران اہم مالیاتی اظہاریوں میں پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں بہتری آئی ہے جس سے پہلی ششماہی کا مجموعی مالیاتی خسارہ کم ہو کر سالانہ تخمین شدہ جی ڈی پی کے 2.7 فیصد پر آ گیا ہے۔ یہ سطح سال کے لیے بجٹ خسارے سے متعلق اسٹیٹ بینک کی پیش گوئی سے ہم آہنگ ہے۔

مالی سال 10ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران محاصل کی نمو میں بہتری کی بڑی وجہ بلا واسطہ ٹیکسوں کی وصولی میں اضافہ ہے۔ اس کی امید کی جارہی تھی کیونکہ انکم ٹیکس ریٹیز جمع کرانے کی حتمی تاریخ میں توسیع کے باعث پہلی سہ ماہی کی وصولیاں دوسری سہ ماہی میں حاصل ہوئیں۔ مزید برآں، ٹیکس وصولی کو بڑھانے میں معیشت کی بحالی اور درآمدات کی روپے میں قدر بڑھنے سے بھی مدد ملی ہے۔

مالی سال 10ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران حکومت مجموعی اخراجات کو کم کرنے میں کامیاب رہی۔ تاہم، جاری اخراجات میں توانائی کے شعبے میں گردش قرضوں کے مسئلے سے نمٹنے اور سیکورٹی پر آنے والے اخراجات غیر چلدار نوعیت کے ہیں۔ اس لیے احباب پاکستان کی جانب سے وعدہ کی گئی رقم کے نہ ملنے اور اتحادی سپورٹ فنڈ کی ادائیگی میں تاخیر کی صورت میں حکومت کے پاس ترقیاتی اخراجات کو کم کرنے کے علاوہ کوئی اور راستہ نہیں تھا۔

### ادائیگیوں کا توازن

مالی سال 10ء کی پہلی سہ ماہی میں بیرونی شعبے میں آنے والی مجموعی بہتری اگلے مہینوں (اکتوبر تا فروری) کے دوران برقرار نہ رہ سکی۔ بعد کے عرصے میں ایک تو مالی رقوم کی آمد سال بسال خاصی کم ہوئی، دوسرے جاری حسابات کے خسارے میں سال بسال کمی کا سلسلہ برعکس ہو گیا جس کی وجہ سے اس عرصے میں مجموعی بیرونی حسابات میں خاصا بگاڑ آ گیا، تاہم مجموعی طور پر جولائی تا فروری مہ 10ء عرصے میں بیرونی حسابات میں سال بسال نمایاں بہتری آئی۔

اکتوبر تا فروری کے دوران جاری حسابات کا خسارہ بڑھنے کی وجوہات تجارتی خسارے میں اضافہ اور ناپیدہ کھاتے کی فاضل رقم میں کمی، دونوں تھیں۔ مالکاری پہلو سے اس تخفیف کی بنیادی وجہ خالص بیرونی سرمایہ کاری میں کمی تھی۔ براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں نمایاں کمی کے علاوہ 600 ملین ڈالر مالیت کے صلوک بانڈ کی ادائیگی کے نتیجے میں زیر جائزہ عرصے کے دوران خالص بیرونی سرمایہ کاری میں 61.2 فیصد کمی واقع ہو گئی۔ اس کے علاوہ رواں مالی سال کے حالیہ مہینوں کے دوران بین الاقوامی مالی اداروں سے بھی رقوم کی آمد کم رہی۔

<sup>4</sup> م 10ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران نجی شعبے کے قرضے میں تیزی سے اضافے کی تشریح بڑھتی ہوئی جاری مالکاری کی بھرپور طلب سے ہوتی ہے تاہم معیہ سرمایہ کاری قرضوں کی طلب قدرے کم رہی۔

جولائی تا فروری مہ 10ء کے دوران زرمبادلہ کے ذخائر پر دباؤ واضح طور پر کم رہا جس کا سبب اس عرصے میں بیرونی حسابات کا مجموعی توازن بہتر ہونا ہے۔ چنانچہ زرمبادلہ کے مجموعی ذخائر جولائی تا فروری مہ 10ء کے دوران بڑھ کر 15.1 ارب ڈالر ہو گئے جبکہ گذشتہ مالی سال اسی عرصے میں وہ 10.6 ارب ڈالر تھے۔ زرمبادلہ کی منڈی میں بھی نسبتاً استحکام دیکھا گیا اور زیر جائزہ عرصے کے دوران شرح مبادلہ صرف 4.3 فیصد گری جبکہ گذشتہ مالی سال کے اسی عرصے میں 14.5 فیصد گری تھی۔

### تجارتی کھاتہ

جولائی تا فروری مہ 10ء میں پاکستان کا تجارتی خسارہ سال بسال 19.5 فیصد سکڑ گیا جبکہ پچھلے سال اسی مدت میں اس میں 6.2 سال بسال کی کمی ہوئی تھی۔ یہ سکڑاؤ درآمدی بل میں کمی کی وجہ سے ہوا جسے برآمدات میں معمولی اضافے سے بھی مدد ملی۔

درآمدی بل میں یہ کمی تمام کی تمام قیمت کے اثر کی بنا پر ہوئی جس نے درآمدات کے بڑھتے ہوئے حجم کا اثر گھٹا دیا۔ تاہم دسمبر 2009ء سے قیمت کا اثر بھی مثبت ہوا تو درآمدی نمو بھی بحال ہونا شروع ہو گئی ہے۔ جہاں تک برآمدات کا تعلق ہے، بحالی ٹیکسٹائل اور غیر ٹیکسٹائل دونوں شعبوں میں دیکھی گئی خصوصاً مہ 10ء کی دوسری سہ ماہی میں۔ ٹیکسٹائل کی بیرونی طلب کی بحالی اور اس کے ہمراہ کپاس کی اچھی پیداوار<sup>5</sup> کم قدر اضافی کی حامل مصنوعات کی بڑی مقدار میں برآمد پر منتج ہوئی۔<sup>6</sup> غیر ٹیکسٹائل شعبے میں ایندھن گروپ کے حجم کی نمو زیر غور عرصے کے دوران نمایاں رہی جس میں سب سے بڑا حصہ چاول اور پھلوں کا تھا۔

<sup>5</sup> مہ 10ء میں کپاس کی پیداوار 12.7 ملین گانٹھیں ہے جبکہ مہ 09ء کے دوران 12.1 ملین گانٹھیں تھی۔

<sup>6</sup> جولائی تا جنوری مہ 10ء کے دوران کپاس اور سوتی دھاگے کی برآمدی نمو بالترتیب 142.0 اور 38.0 فیصد سال بسال رہی۔